بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ | ۲۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۳ مئی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۲۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے متعلق آج کی مفصل اطلاع صلہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے الحمد للہ

مولوی احمد علی صاحب گنج مغلپورہ سے ملک محمد عبد اللہ صاحب دیرو وال اور مولوی محمد حسین صاحب مبلغ بنگہ ضلع جالندھر کے جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کی شرکت کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

آج ۱۰½ بجے صبح لفٹنٹ کرنل سٹر میجر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پنجاب سوک گارد گورداسپور سے بذریعہ کار تشریف لائے۔ قادیان میں دو پلاٹون سوک گارڈ ہیں۔ ان کا معائنہ کالج گراؤنڈ میں کیا۔ اور ۱۲½ بجے واپس تشریف لے گئے۔

بعد نماز عصر خواجہ شمس الدین صاحب مرحوم کی لڑکی حمیدہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں محلہ کے چند اصحاب مدعو تھے۔ ناشتہ کے بعد دعا کی گئی۔ کہ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

زارِ روس کا سونٹا

ایک دوست نے عرض کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا "زارِ روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے" کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا:۔ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طاقت اور قوت جو زارِ روس کو حاصل تھی۔ وہ خدا تعالےٰ احمدیت کو عطا کرے گا۔ اور احمدیت کو حکومت میں غلبہ حاصل ہو گا۔ دوسرا مفہوم یہ ہے۔ کہ اس میں پیشگوئی ہے۔ کہ جب یہ ملک دہریت کی طرف مائل ہو جائیگا۔ تو خدا تعالےٰ اسے مذہب کی طرف اسی طرح لائیگا۔ جس طرح زار کا دبدبہ اور شان اس پر حاوی تھی۔ اور اس کے ماتحت یہ لوگ رہتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہی زار دوبارہ دنیا میں آئیگا۔ اور اس کا سونٹا دیا جائیگا۔

خوارزم بادشاہ کے تیر کمان

عرض کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جس میں خوارزم بادشاہ کے تیر کمان سے شیر مارنے کا ذکر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میں اس کا مطلب بظاہر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ کچھ حصہ روس کا ایران کے راستہ سے احمدیت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں بتایا ہے کہ اگر تم روس میں تبلیغ کرنا چاہتے ہو۔ تو ایران کے راستہ کو فراموش نہ کرنا۔ اسی لئے میں نے محمد امین خانصاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب کو جب روس بھیجا تو ایران کے راستہ سے بھیجا تھا۔ اور ایران کے ذریعہ روس میں تبلیغ کا راستہ کھولنے کی کوشش کی تھی۔ اب بھی اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو روس کی تبلیغ کے راستے ایران کے ذریعہ کھل سکتے ہیں۔ جس وقت مولوی ظہور حسین صاحب گئے تھے۔ اس وقت روس میں غیر ملک کے آدمیوں کا داخلہ بند تھا۔ اور نہ وہ خود کسی دوسرے ملک میں جاتے تھے۔ لیکن اب روسیوں کے دماغ میں کچھ تغیر پیدا ہوا ہے۔ اور وہ ایران میں آ رہے ہیں۔ اگر اب ایران میں ہمارے مبلغ ہوں۔ تو اچھی طرح تبلیغ ہو سکتی ہے۔ اور ایران میں جو ہمارے فوجی دوست ہیں وہ بتاتے ہیں۔ کہ روسی ان سے ملتے رہتے ہیں۔ گویا ایران ایک ایسا مقام ہے۔ جو روسیوں اور ہمارے درمیان نقطۂ اتحاد بن سکتا ہے۔

پہلے حکومت اپنے آدمیوں کو باہر آنے سے روکتی تھی۔ اور پندرہ سولہ سال تک ان کے آدمی باہر نہیں آئے۔ حکومت نے تجارت بند کرادی تھی۔ کہ جب ہم تمہاری طرف سے تجارت کرتے ہیں۔ تو تمہیں تجارت کرنے اور باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اب پھر کچھ ٹورسٹ آنے لگے ہیں۔ اور اب ملکی تجارت میں بھی آزادی ہو گئی ہے گو غیر ملکوں سے ابھی تجارت نہیں ہو رہی۔ بہر حال آزادی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام ملازم تھے

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے ملازم تھے؟

حضور نے فرمایا قرآن کریم سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ملازم تھے۔ کیونکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ مجھے بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں۔ پھر وہ بادشاہ سے کہتے ہیں۔ کہ تو مجھے اپنے خزانوں پر مقرر کر۔ ان کے پاس شاہی برتن۔ اور شاہی نوکر۔ اور ان کے لئے شاہی قانون تھا۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ان کو کتنی تنخواہ ملتی تھی۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ باقی عملہ کی تنخواہیں تم بتا دو۔ جس ریکارڈ میں سے تم ان کی تنخواہیں نکالو گے۔ اسی میں سے ہم حضرت یوسف علیہ السلام کی نکالکر دکھا دینگے۔ بہرحال ان باتوں سے جو میں بتانے لگا ہوں ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے ملازم تھے۔

(۱) حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر سے کہتے ہیں کہ تو مجھے ملک کے خزانہ پر مقرر کر۔ بادشاہ سے خواہش کرنا کہ مجھے اپنے خزانوں پر مقرر کر ملازمت کا طلب کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

(۲) وہ غلہ جو انہیں بادشاہ کیطرف سے ملتا تھا۔ اس میں سے کچھ زائد اپنے بھائیوں کو دیا۔ اگر وہ اپنے کام کا معاوضہ نہ لیتے تھے۔ تو اس کا انہیں کہاں سے اختیار حاصل ہوا؟

(۳) شاہی برتن اور شاہی نوکر ان کے پاس تھے۔

(۴) شاہی قانون کے تابع تھے۔ تبھی تو دین الملک کی خلاف ورزی نہیں کی۔

(۵) سرکاری آدمی ان کے ماتحت کام کرتے تھے۔

(۶) جب ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام ان سے ملنے کے لئے گئے۔ تو انہوں نے ان کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ یہ چھ باتیں ہیں۔ جو قرآن کریم نے بیان کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام ملازم تھے۔ لیکن پھر بھی ہمیں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ لوگ کیوں کہتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام ملازم تھے۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے فریڈرک جو کہ جرمنی کا بادشاہ تھا۔ اس کی طبیعت اعصابی تھی۔ اُسے ایک گھوڑا بہت پیارا تھا ایک دفعہ وہ گھوڑا بیمار ہو گیا۔ اس نے ملازموں کو حکم دیا۔ کہ بہت احتیاط سے علاج کریں۔ اور ہر دس منٹ کے بعد گھوڑے کے متعلق رپورٹ دیتے رہیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ جس نے آکر مجھے گھوڑے کی موت کی خبر دی۔ میں اسے مار دونگا۔ اور اگر کوئی بھی اطلاع نہ دیگا۔ تو سب کو مار دونگا۔ جب گھوڑا مر گیا تو سب گھبرائے۔ کہ اب کون جا کر اطلاع دے۔ جو جائیگا اس کی خیر نہیں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

اور اگر کوئی بھی اطلاع نہ دے تو سب مرینگے۔ آخر یہ سوچ کر کہ اب مرنا تو ہے ہی پہلے کسی ہشیار اور چالاک آدمی کو چن لو۔ اور اُسے بھیجو شائد بچنے کا کوئی راستہ نکل آئے۔ انہوں نے بادشاہ کے ایک چالاک اور پسندیدہ ملازم کو آخر اس کام کے لئے آمادہ کیا۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا۔ تو بادشاہ نے پوچھا۔ کہ گھوڑے کے متعلق کیا خبر لائے ہو۔ اُس نے کہا کہ حضور گھوڑا بالکل آرام سے زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ نہ دُم ہلاتا ہے۔ نہ ناک نہ کان۔ نہ نتھنے ہلاتا ہے۔ نہ پیٹ ہلاتا ہے اور نہایت آرام سے لیٹا ہوا ہے کوئی حرکت نہیں کرتا۔ بادشاہ سمجھ گیا۔ کہ گھوڑا مر گیا ہے۔ غصہ میں آکر کہنے لگا۔ کمبخت کہتے کیوں نہیں کہ گھوڑا مر گیا ہے۔ وہ کہنے لگا حضور میں تو کہنا نہیں حضور ہی کہتے ہیں۔ یہی حالت اِن لوگوں کی ہے۔ باوجود اس کے کہ قرآن مجید نے یہ چھ باتیں بیان کیں جن سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام ملازمت [illegible] یہ کہتے ہیں کہ یہ بات نہ کہو بلکہ جو ہم کہتے ہیں۔ اس کو درست مانو۔

الہام "احمد غزنوی" کا مطلب

عرض کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہام "احمد غزنوی" کا کیا مطلب ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ یہ اُن پیشگوئیوں میں سے ہے۔ جو آئندہ پوری ہونگی۔ ضروری نہیں کہ آج ہی ساری پیشگوئیاں پوری ہو جائیں۔ ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام پیشگوئیوں کو موجودہ زمانہ پر ہی چسپاں کر دیتے ہیں۔ یہ نقص پہلے مسلمانوں میں بھی تھا۔ اور انہوں نے بھی قرآن مجید کی تمام پیشگوئیوں کو یا تو اپنے اوپر چسپاں کر لیا۔ یا قیامت کے لئے رکھ دیا اور درمیانی زمانہ کے لوگ ایسے رہ گئے جیسے سوتیلے ہوتے ہیں۔ حالانکہ پیشگوئیاں تمام زمانوں کے لئے ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ جب بھی کوئی زلزلہ آئے ہماری جماعت کے بعض افراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ تمام الہامات جو زلازل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس ایک زلزلہ پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ حالانکہ مختلف زلازل کے متعلق وہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ پیشگوئی بھی ان پیشگوئیوں میں سے ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہونگی۔ بظاہر اس الہام سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ زمانہ میں غزنہ سے تعلق رکھنے والے کسی احمد کو لوگوں کی ہدایت کے لئے کھڑا کرے گا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کب آئیگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد ایک احمد کی خبر دی تھی۔ مگر وہ تیرہ سو سال کے بعد آیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس الہام کے ذریعہ ایک احمد کی خبر دی ہے۔ جب وہ آئیگا تو اپنے نشانات اپنے ساتھ لائیگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے مُراد کوئی شدید دشمن ہو۔ بہرحال الہام الہٰی میں اسی وقت کسی کا نام آتا ہے۔ جب یا تو وہ شدید دشمن ہو یا شدید تعلق رکھنے والا ہو۔ ممکن ہے احمد ذاتی نام نہ ہو بلکہ صفاتی نام ہو۔ اور غزنہ کے علاقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے احمد ثابت ہو۔ یعنی وہ آپ کی تعریف کرنے والا اور آپ کی شان کو دنیا میں بلند کرنے والا ہو چونکہ وہ آپکی تعریف کرنیوالا ہوگا۔ اسلئے اس کا صفاتی نام احمد ہوگا۔ بہرحال یہ آئندہ زمانہ سے تعلق رکھنے والی پیشگوئی ہے۔ ہم موجودہ حالت میں اس کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہہ سکتے۔

لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ کا جلسہ

۲۰ مئی ۱۹۴۵ء بمکان حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بوقت تین بجے زیر صدارت استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ جلسہ ہوا تلاوت ہیں نے کی نظم جمیلہ بیگم حافظ نے پڑھی اس کے بعد مندرجہ ذیل لڑکیوں نے اپنے مضامین سنائے (۱) صداقت بیگم (۲) امۃ الرحیم (۳) رشیدہ بیگم (۴) جمیلہ بیگم عرفانی (۵) محمودہ خاتون (۶) صفیہ بیگم (۷) راضیہ بیگم۔ ہر مضمون کے بعد نظم پڑھی گئی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ (رقیہ صادق نائب سکرٹری)

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے خاص دعاؤں کی ضرورت ہے

از صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

قادیان ۲۲ مئی (بوقت دس بجے شب) گذشتہ رات کے پہلے حصہ میں حضور کو کچھ بے چینی رہی۔ مگر پھر الحمدللہ کہ نیند آگئی۔ آج صبح درجہ حرارت نارمل رہا۔ شام کو ہلکا سا نارمل سے اوپر ہو گیا ہے۔ پاؤں کے دردوں میں بہت آہستہ آہستہ فرق پڑ رہا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے جب بھی حضور کو نقرس کا دورہ ہوا ہے۔ بیماری کا زور ٹوٹنے پر فوراً فرق پڑتا رہا ہے۔ احباب بے حد دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے حضور کو بہت جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

تحریک جدید کا جہاد

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والے وہ مجاہد جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے چندوں میں سے کوئی سا چندہ ادا نہیں کیا ہے۔ وہ ابھی سے یہ کوشش کریں۔ کہ ان کا سو فیصدی چندہ ۳۱ مئی تک داخل ہو جائے۔ تا ان کا نام بھی حضرت مصلح موعود کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جا سکے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت

زراعت کے گریجوائیٹوں کو معقول تنخواہ دی جائیگی

سندھ کی زمینوں کے لئے گریجوایٹ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ زراعت کے گریجوائیٹوں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی۔ اسی طرح جنہوں نے کم سے کم تین چار سال کسی گورنمنٹ زمیندارہ فارم کا انچارج کی صورت میں کام کیا ہو۔ انہیں حسب لیاقت اور بھی مزید تنخواہ دی جائیگی۔ تنخواہ ہر صورت میں معقول ہوگی اور عام مارکیٹ ریٹ سے کم نہیں ہوگی۔ اگر کوئی پرانا تجربہ کار آدمی ہو خواہ اعلیٰ گریڈ سرکاری کا ہو۔ اسے بھی حسب لیاقت دی جا سکتی ہے۔ بہرحال درخواست دینے والا صرف اس وجہ سے نہ ہچکچائے کہ اُسے شاید تنخواہ اسکے درجہ کے مطابق نہ ملے۔ چونکہ ضرورت فوری ہے۔ درخواستیں فوراً آنی چاہئیں (انچارج تحریک جدید)

تبلیغ خاص کے متعلق ضروری اعلان

تبلیغ خاص نے ہندوستان میں احمدیت کے متعلق ایک دلکش لہر پیدا کر دی ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ یہ کام جاری رہے۔ اس لئے احمدی احباب سے امید ہے کہ اپنے امام واجب الاطاعت کے ارادہ کی تکمیل کے لئے وہ اس کام کے لئے فنڈ مہیا فرمائیں تاکہ ٹریکٹ اور الفضل کا خطبہ نمبر جاری رہے اور جن لوگوں کو پہلے جاتا رہا ہے جاتا رہے۔ (ذوالفقار علی خان انچارج تبلیغ خاص تحریک جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی پیش گفت

ماہ مئی کے فرقان میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے درس القرآن وارشاد فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کا ایک حصہ نقل کیا گیا ہے۔ جو درج ذیل ہے

"حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے وعدہ کیا کہ تیری قوم نے مقدس زمین کو فتح کر لیا ہے۔ تم بیشک جاؤ۔ لیکن قوم نے نافرمانی کی۔ کیا نتیجہ ہوا ۴۰ برس ڈھیل دی گئی۔ اور ان میں حضرت موسےٰ بھی فوت ہو گئے۔ مجھے یہ ڈر ہے۔ کہ حضرت صاحب سے بھی اللہ تعالےٰ نے وعدے کئے ہیں۔ تمہارے عملوں نے ان کو پیچھے رکھا ہوا ہے۔ ۳۰ برس کے بعد انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرت ثانیہ) ظاہر ہوگا۔ انصار کی ذرا سی گستاخی سے حضور نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ قیامت تک تم پر سلطنت حرام ہے۔ تم بھی گستاخ ہو رہے ہو"

یہ تحریر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب کنجاہی مرحوم و مغفور بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ برادر بزرگ محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی کاپی پر انہی کی لکھی ہوئی موجود ہے جس کا عکس فرقان نے شائع کر دیا ہے۔ اور احباب جماعت کے لئے موجب ازدیاد ایمان و عرفان ہے۔

یہ اس زمانے کا ذکر ہے۔ جب بھیرہ والے مکان کی فروخت کے متعلق ایک گروہ جو صدر انجمن احمدیہ میں برسر کار تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے مجادلہ کر رہا تھا۔ اور اس بظاہر چھوٹی سی بات کی بناء پر بہت سے مسائل زیر بحث آ رہے تھے۔ اور خلیفہ و انجمن کے اختیارات وغیرہ پر ان لوگوں میں گفتگو تھی۔ حضرت مولانا نے اسی سلسلہ میں یہ فرمایا۔ کہ تم گستاخ ہو رہے ہو۔ اور چونکہ خلیفہ اپنے مطاع کا جانشین اور نمائندہ وجود ہے۔ اس لئے اس کے حضور میں کسی قسم کی گستاخی کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بکمال شفقت متنبہ فرمایا۔ اور الٰہی تحریک سے باریک استدلال کے ماتحت ارشاد کیا۔ کہ حضرت موسےٰ کی قوم کی ترقی میں تاخیر پڑ گئی تھی۔ اسی طرح اس کی گستاخیوں اور بے راہ رویوں کی پاداش میں مجھے خوف ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے

ان وعدوں کے پورا ہونے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے ہیں تاخیر ڈال دی ہے۔ انصار کی مثال دیکر سمجھایا۔ کہ اگرچہ ایک مالی معاملہ میں چند نوجوانوں نے ہی اعتراض کیا تھا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور حصہ زیادہ مہاجرین کو دیا جا رہا ہے۔ مگر یہ کلمہ جناب الٰہی میں ایسا ناپسند ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اب تم مجھے حوض کوثر پر ہی ملوگے۔ یعنی دنیا کی حکومت سے کبھی حصہ نہ پاؤ گے (اللّٰھم اغفر لنا وارحمنا) پس یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ اعتراض کرنے والے چند لوگ ہی تھے۔ تمام جماعتی ترقی میں کیوں روک پیدا ہو۔ اسی طرح حضرت موسےٰ کی قوم کو بعض کے فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کہنے کی پاداش میں یہ سزا ملی۔ کہ وہ نسل جنگلوں میں تباہ ہو گئی۔ اور مجھے یاد ہے کہ اس موقعہ پر یا کسی دوسرے وقت درس القرآن میں حضرت مولانا رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ کہ اس قوم کے دس بارہ سالہ لڑکوں کے چالیس سالہ ہونے تک ترقی رکی رہی۔ (ان کا بوجہ بچپن کچھ قصور نہ تھا) گویا نئی نسل کو وہ ارض موعودہ (کتب اللہ لکم والی) ملی غالباً اسی بناء پر حضرت مولانا موصوف نے ۳۰ سال کی مدت فرمائی۔ باقی دس سال جدوجہد اور حصول کے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ دسمبر ۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء تو ختم ہو چکا ۱۹۱۳ء سے ۱۹۴۳ء تک ۳۰ سال پورے ہوئے اور اس کے بعد ۱۹۴۴ء کے شروع میں ظہور موعود کا اعلان حسب اعلام الٰہی ہو گیا اور دس سال اب ان وعدوں کے پورا ہونے

---

[1] حضرت موسےٰ سے ایک اور وعدے کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔ وواعدنا موسٰی ثلثین لیلۃ واتممنھا بعشر موسوی قوم میں بگاڑ کی ابتدا اسی وقت ہوئی تھی۔ یہاں اصل وعدہ ۳۰ کے عدد میں ہے اور ۱۰ تکمیل کے۔

کے لئے ہیں۔ ربنا اٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ انک لا تخلف المیعاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس حوالے کو لطیف قرار دیتے ہوئے یہ راہ نمائی کر دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چند حقیقت سے بے بہرہ افراد (پیغامی) ہی سے اس قسم کے مالی اعتراض کر رہے تھے۔ جو کبھی لنگر خانہ کے اخراجات کے متعلق ہوتے۔ اور کبھی طریق تبلیغ اشاعت کے بارے میں۔ چنانچہ محمد لدھیانوی ایک متمول شخص کی طرف سے یہ اعتراض ہوا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ ایسے لوگوں کا چندہ یا روپیہ ایک پائی بھی نہیں لیا جائے گا۔ سلسلہ پر حرام ہے۔ جو ایسی بدگمانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کا مال قبول کرے۔ یہ اعلان چھپ چکا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی ایک خط اخراجات لنگر کے بارے میں حضور کو بھیجا تھا۔ جس پر حضور کو سخت رنج ہوا تھا۔

اسی سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی نے اعتراضات کئے۔ جو اشاعت اور حضور کے عہدہ ماموریت پر ایمان لانے کے متعلق تھے۔ اسی سلسلے میں وہ اخبار وطن کے مالک سے خط وکتابت ہے۔ جو چاہتا تھا۔ کہ سلسلہ عالیہ اور اس کے بانی کا نام نہ لیا جائے۔ اور اسلام کی تبلیغ کا کام کیا جائے۔ اور حضور نے فرمایا تھا کہ مردہ اسلامیت کو پیش کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ احمدی جماعت سے جو لوگ وطن والے کی پشتی کر رہے تھے۔ ان کے نام اکثر اصحاب قدیم کو معلوم ہیں۔ اور جنہوں نے اس ذکر مبارک کو ہم قاتل کہہ دیا۔ وہ بھی کسی واقف کار سے مخفی نہیں۔ ان گستاخیوں کے پیش نظر جو اگرچہ ایک چھوٹے سے حلقہ میں محدود تھیں۔ حضرت مولانا نے مندرجہ بالا ارشاد درس القرآن میں کیا۔ جسے ہم الٰہی مصلحت کے ماتحت بھول چکے تھے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک کا نام تحریک جدید رکھا۔ جس سے لفظ مجدد پر روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ سب کچھ بغیر کسی سوچی سمجھی تدبیر کے ہوا۔ اور یہ ارشاد بھی نظروں

سے اوجھل رہا جب تک سب کچھ اپنے اپنے وقت پر پورا نہ ہو گیا۔

آخر میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ترقیات میں جو تاخیر پڑ جانے کا ذکر میں نے کیا۔ یہ صرف اس قلیل سے گروہ کے متعلق ہے۔ جو اعتراضات کرنے اور خلافت حقہ سے گستاخانہ رویہ میں پیش پیش تھا۔ ورنہ جماعت کے ننانوے فیصدی حصے نے ان واقعات کے فوراً بعد ان سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور خلافت اولیٰ اور پھر ثانیہ کی اطاعت خلوص و وفا میں بیش از بیش قدم اٹھایا۔ اس لئے ان کو خدا نے برکات خلافت سے نوازا۔ اور ہر طرح ترقی دی۔ ہاں جو کھلی کھلی کامیابی اور قبولیت ظہور مصلح موعود کے ساتھ مقدر تھی۔ وقت آنے پر اس سے بھی متمتع کیا۔ اور ایمان لانے اور نصرت کا ثواب پانے کی توفیق دی۔ برعکس اس کے معترضین وطاعنین ناکام رہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے اصول نہایت ہی آسان رکھے یعنی سب کلمہ گو مسلمان ہیں۔ نماز ان کی اقتداء میں پڑھ لینے کی بھی وہ مناہی نہیں۔ جس پر ہم کاربند ہیں۔ نہ جنازہ غیر پڑھنے کی ممانعت۔ نہ ان سے رشتہ داری ممنوع اور یہی وہ چیزیں ہیں جن سے ڈر کر اکثر لوگ جن پر حق کھل چکا ہے بیعت سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوتے۔ اور نہ کھلم کھلا اعتراف حق کرتے ہیں۔ پھر بھی ایک سال میں اتنے آدمی بھی ان کے ذریعہ باوجود ساز و سامان کی وسعت اور لٹریچر کی کثرت کے سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے۔ جتنے ہمارے ایک معمولی مبلغ کے ذریعہ ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں، حالانکہ مرکز قادیان دارالامان کے ساتھ جو وابستہ ہوتا ہے۔ اسے اپنے رشتہ داروں اور دیگر مسلمان کہلانے والوں کو مذہبی رنگ میں بکلی ترک کرنا پڑتا ہے۔ جن کی وجہ سے ان کا ہر طرح بائیکاٹ ہوتا ہے۔ اور گوناگوں اذیتیں دی جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی ہزاروں طالبان حق پروانہ وار سلسلہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ تائید و نصرت الٰہی خلافت ثانیہ کے ساتھ ہے۔ اور وہ اعتراض کرنے والے گستاخ یتیھون فی الارض کے مصداق رہے۔ اور اب مصلح موعود کے انکار سے (ربما کانوا من قبل) مزید انعامات مقدرہ سے

سینتیس ۳۷ برس قبل

(۱)

۲۶ مئی وہ دن ہے جبکہ خداتعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنی ایک محبوب ترین ہستی کو اپنے پاس بلا لیا۔ آج سے سینتیس ۳۷ برس پیشتر خدا کا مسیحؑ۔ ہمارا آقا۔ اوّلین و آخرین کا موعود منتظر۔ اسلام کا پہلوان۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب۔ ادیانِ عالم کا موعود مصلح ایک لمبے عرصہ تک دنیا میں خدا کی آواز پھیلا کر اور دنیا کو دین کے دروازہ میں داخل ہونے کی دعوت دیکر ہمیشہ ہمیش کے لئے اس عالم سے جدا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس جدائی پر آج بھی ہمارے دل حزیں ہیں۔ اور اس غم کا تصور ہمیں بیقرار کرتا ہے۔ ہم میں سے اب اکثر ایسے ہیں جن کی آنکھوں کو اس مقدس وجود کے دیکھنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ پس بیشک اس بابرکت وجود کو دیکھنے والے بھی اس جدائی کے رنج کو بہت زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کی نظروں سے وہ خدائی حسن و احسان کی چلتی پھرتی تصویر اوجھل ہو گئی۔ لیکن ہم جنہوں نے اس مجسمہ روحانیت کو دیکھا نہیں ہمارا رنج اور ہمارا غم بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ ہمارے اس جدائی کے صدمہ کے ساتھ اس نورانی ہستی کو نہ دیکھنے کی حسرت بھی شامل ہے۔

(۲)

خداتعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشونگا"

(تذکرہ صفحہ ۱۷۵)

خدا کے مسیحؑ کی جسمانی زندگی ختم ہوئی لیکن اس موت کے بعد اُسے ایک حیات کا وعدہ دیا گیا یہ حیات کیا ہے۔ یہ احمدی قوم کی زندگی ہے۔ اب ہم جس قدر عرصہ تک چاہیں اس اپنی قومی زندگی کو ممتد کر سکتے ہیں۔ ہماری کوششیں ہمیں زندہ رکھ سکتی اور ہماری غفلتیں ہمیں جلدی مٹا سکتی ہیں۔ وہ کیا چیز ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہماری کوششیں صحیح اور ہماری قومی زندگی لمبی ہو سکتی ہے۔ وہ قربانی ہے جو سانس ہے زندگی کا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ فرماتے ہیں:۔

"جس دن قوم کے افراد کی کثرت قربانی کی روح سے محروم ہو جائیگی۔ وہ دن اس قوم کی موت کا دن ہوگا۔ اور جو شخص اس دن کا منتظر ہے۔ جس دن قربانیوں کا سلسلہ بند ہو جائے وہ گویا اس دن کا منتظر ہے جس دن احمدیت مر جائے۔ پہلی قومیں اسی طرح مری ہیں۔ اور ہماری موت بھی اگر ہوئی تو اسی وجہ سے ہوگی۔ قربانیاں قوموں کا سانس ہوتی ہیں۔ جس طرح سانس جب تک چلتا ہے۔ تب تک انسان زندہ رہتا ہے۔ اسی طرح جب تک کسی قوم میں قربانی کی روح زندہ رہتی ہے۔ تب تک وہ قوم بھی زندہ رہتی ہے۔" (الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:۔ "جو شخص قربانیوں کا سلسلہ بند کرنا چاہتا ہے۔ وہ گویا احمدیت کا گلا گھونٹنا چاہتا ہے۔ جس دن قربانیوں کا سلسلہ بند ہوا اسی دن احمدیت کا خاتمہ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہماری نسلوں کو اس دن سے بچائے۔"

(۳)

خدا کے مسیحؑ کی یہ حیات یعنی ہماری قومی زندگی منحصر ہے ہماری تعداد میں ترقی پر۔ کمزور اور قلیل التعداد جماعتیں اگر غفلت اور سستی سے کام لیں تو یہ ان کی سستی اپنی موت کے فتویٰ پر دستخط کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جب تک جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ آگ نہ ہو کہ اس نے ہر ایک اپنے قریب بلکہ بعید کے شخص کو بھی جماعت میں داخل کرنا ہے۔ اور جب تک لوگ افواج در افواج احمدیت میں داخل نہ ہوں۔ ہماری حیثیت محفوظ نہیں ہو سکتی۔" (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۴۳ء)

پس ترقی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ضرورت ہے تبلیغ کی۔ دن رات تبلیغ کرنے کی۔ ہمارے دماغوں میں ایک ہی خیال چھایا ہوا ہو۔ ہماری حرکات میں ایک ہی عزم کا پرتو ہو۔ ہماری خلوت و جلوت میں ایک ہی جنون ہم پر سوار ہو۔ کہ کس طرح ہم تمام دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائیں۔ شروع دن سے ہمارے بچے اسی جذبہ کے ماحول میں پرورش پائیں۔ یہ ہمارا مقصود کوئی معمولی مقصود نہیں۔ اس پر خدا کے مسیح کی موعود حیات کا دارومدار ہے۔ یہ کوئی فردی زندگی نہیں بلکہ قومی زندگی ہے۔ پس تبلیغ اور مسلسل تبلیغ ہماری کوششوں کی ابتدا اور یہی ہماری کوششوں کی انتہا ہونی چاہیئے کہ بغیر اس کے ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اور بغیر ترقی حاصل کئے ہم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور بغیر ہماری زندگی کے خداتعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کہ "موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشونگا۔" پورا نہیں ہو سکتا۔

(۴)

۲۶ مئی کا دن ہمارے لئے ان تمام فرائض کی یاد دہانی ہے۔ جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات روحانیہ کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے ادا کرنے ہیں۔ خداتعالیٰ نے جو وعدے حضور علیہ السلام کے ساتھ فرمائے۔ وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ اور مہمیز کا کام دیتے ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے سامنے رہیں۔ تو ہم مایوس نہیں ہو سکتے۔ بلکہ روزبروز ہم وثوق اور یقین میں ترقی کرتے ہیں۔ کہ خدا ہمارا ہمارے ساتھ ہے۔ خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" (تذکرہ صفحہ ۷۷۴) یعنی "ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کرینگے"۔ پھر فرمایا "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی"۔ (ر صفحہ ۶۹۶) پھر فرمایا۔

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۸۷)

پھر فرمایا "میں تجھے عزت دونگا۔ اور بڑھاؤنگا۔ اور تیرے آثار میں برکت رکھونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

(تذکرہ صفحہ ۱۹۹)

پھر فرمایا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۰۵) حضور دنیا کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھیگا"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۲)

خداتعالیٰ نے حضور کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "اُرِیْحُكَ وَلَا اُجِیْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۹) یعنی میں تجھے راحت دونگا۔ اور تجھے نہ مٹاؤنگا۔ اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالونگا۔

(۵)

کیسا بلند ہے ہمارا مقصود۔ کتنے شاندار ہیں ہمارے خدا کے وعدے اور کتنا روح پرور ہے ان کا تصور۔ یہ ہے ہماری زندگی۔ اور یہ ہے خدا کے مسیحؑ کی "موت کے بعد حیات" دنیا خدائے واحد کے دروازہ پر جمع ہو جائے اور دنیا کے سب لوگ ایک دین کو ماننے والے ہوں۔ اگر ہم ذرّہ بھر بھی غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہمارا مقصد نہایت بلند ہے۔ اور ہم منفرد ہیں اس مقصد میں کسی قوم کا مقصد اتنا عالمگیر اتنا وسیع اور اتنا روحان بخش نہیں ہوا۔ پس مقصد کی بلندی اور اس کی عظمتِ شان واضح ہے لیکن کیا ہماری کوششیں اسی نسبت سے ہیں جس نسبت کا تقاضا یہ اعلیٰ و ارفع مقصد کرتا ہے۔ کیا ہماری کوششیں ایسی ہیں جو خدا کے مسیحؑ کی "موت کے بعد حیات" کو قائم کر سکیں۔ اگر نہیں تو پھر ہمیں اپنی جدوجہد پر نظر ثانی کرنی چاہیئے کیونکہ ہم ہی ہیں جن کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ ان وعدوں کا احترام کرتے ہوئے ہمیں پوری ہمت سچے جوش۔ پختہ عزم اور استقلال کے ساتھ تبلیغ میں معروف ہو جانا چاہیئے۔ کہ تبلیغ زینہ ہے ہمارے مقصد کے حصول کا۔

(۶)

دنیا کی وہ قومیں جن کے مقصد کو ہمارے مقصد سے کوئی بھی نسبت نہیں وہ محض اپنے بقا کے لئے جس قدر جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اس جنگ میں ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ دنیا کی مختلف قوموں نے جس قدر مصائب برداشت کرکے اپنی قوم اور اپنے وطن کی خاطر قربانیاں کی ہیں ان کا مطالعہ ہمیں بیدار کر سکتا ہے۔ اس جنگ میں پولش قوم جس بہادری سے لڑی اور جس جرأت کے ساتھ اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کا مقابلہ کیا وہ اس قوم کے لئے ہر دل میں احترام کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

اس جنگ میں روسی جس جانفشانی سے لڑے۔ اس میں ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ اس جنگ میں انگلستان کے شہریوں نے جس طرح دشمن کی بمباری کو برداشت کیا۔ اور مسلسل کئی سال تک رات دن تکالیف اٹھائیں۔ وہ استقلال اور برداشت کی اعلیٰ مثال ہے۔ اس جنگ میں فنی قوم کے بہادر جس جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ہو کر لڑے۔ اور باوجود قلیل التعداد ہونے کے جس طرح انہوں نے اپنی حفاظت کی۔ وہ قلیل التعداد جماعتوں کے لئے ایک مثال ہے۔ اور پھر اس جنگ میں جرمن قوم نے جس استقلال اور ہمت اور جوش کے ساتھ لڑائی جاری رکھی۔ اور جس طرح اس قوم کے افراد نے اپنی جان کی بازی لگائی۔ اس نے آج دنیا کو حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ یہ تو ہیں دنیوی قومیں حقیر اور ادنیٰ مقاصد کو لیکر کھڑی ہونے والی۔ اور ادھر ہیں ہم روحانی جماعت اعلیٰ ترین اور وسیع ترین مقصد کو لے کر کھڑے ہونے والے۔ ان کے نزدیک اپنی قوم کا بقا اور اپنے ملک کی حفاظت منتہا تھا۔ اور ہمارے نزدیک دنیا بھر کا بقاء اور دنیا بھر کی حفاظت منتہا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی وعدے خدا کے نہیں تھے۔ لیکن ہمارے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ ان کو اپنے مقاصد کے ساتھ کوئی روحانی وابستگی نہیں تھی لیکن ہمارے مقصد کے ساتھ خدا کے مسیح کی "موت کے بعد حیات" وابستہ ہے۔ اس سے اندازہ کر لیجئے۔ کہ ہماری کوششیں کیا ہونی چاہئیں۔

(۷)

پس ۲۶ مئی کا دن ہمارے لئے ہمارے مقصود کی سینتیسویں یاددہانی ہے۔ یہ موقعہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کے مقابلہ میں اپنی کوششوں کا موازنہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ضروری ہے۔ کہ موعود فتح اور غلبہ کو قریب لانے کے لئے احمدیت کو پھیلائیں۔ آسمانی وعدوں کے دن کو قریب تر لانے کے لئے۔ خدا کے نام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے۔ اپنے آپ کو وہ قوم بنانے کے لئے جس کا وعدہ خدا نے اپنے مسیح کو دیا کہ "میں تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا"۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات روحانیہ کے قیام اور قرار کے لئے کمر ہمت کس لیں۔ اور احمدیت کی تبلیغ میں لگ جائیں۔ اور اس راہ میں وہ کوششیں کریں۔ کہ کسی قوم نے ہم سے پہلے نہ کی ہو۔ اور وہ مصائب و تکالیف اس راہ میں برداشت کریں۔ کہ ہم سے پہلے کسی قوم نے ایسی مصائب و تکالیف برداشت نہ کی ہوں۔ جب ہم ایسا کرینگے۔ تو ہمارا انعام بھی سب قوموں کے انعام سے بڑھا ہوا ہوگا۔ اور ہمارا خدا ہر میدان میں ہماری تائید کریگا۔ اس کے فرشتے ہماری حفاظت کرینگے۔ کیونکہ ہم اپنا نہیں بلکہ خدا کا کام کر رہے ہوں گے۔ تب ہمیں زندگی حاصل ہوگی۔ ایک ہمیشہ رہنے والی زندگی۔ یہ ہماری قومی زندگی ہوگی۔ یہ خدا کے مسیح کی موعود حیات روحانیہ ہوگی۔ افراد بے شک مرتے جائینگے۔ لیکن احمدی قوم ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اے خدا ہمیں دائمی زندگی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار ناصر احمدؐ واقف تحریک

حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ایک پیشگوئی چلی آتی تھی۔ کہ اسرائیلیوں میں سے ایک ذی شان نبی آئے گا۔ یہودی انبیاء جن کے نام کے ساتھ مسیح کا نام لگا دیا جاتا تھا۔ وہ افضل ہوتے تھے۔ ہر زمانہ کا نبی اپنے پاس ایک تیل کی کپی رکھتا تھا۔ (اسموئیل ۱/۱۰) خدا کے نام کے ساتھ وہ جس کے سر پر تیل لگا دیتا۔ اس کو مسیح کہا جاتا تھا یہ پیشگوئی تواتر سے چلی آتی تھی۔ کہ خداوند کریم ایک ذی شان نبی بھیجے گا۔ وہ موعود ان دنوں آئیگا۔ جب یہودیوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہوگی۔ وہ آکر سلطنت کو بحال کریگا۔ آج کل کے مسلمان بھی بالکل اسی طرح مسیح کے منتظر آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ یہودیوں کی حالت اسیری کے بعد ہر جگہ بہت گر گئی تھی۔ (احسن الاذکار ص۱۱۵ مصنفہ سمتھ صاحب) خدا کے حکم سے آخر ایک آدمی یہودیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا۔ اعمال ۲/۳ یوحنا ۵/۸۔ اب یہودی جو ہر جگہ پراگندہ ہو چکے تھے۔ دور دور سے اکٹھے ہوئے۔ وہ یسوع ناصرت کا رہنے والا تھا۔ جو دنیاوی وجاہت کو پسند نہ کرتا تھا۔ نہ ورا تنا اس کے پاس کوئی سلطنت تھی۔ یہودی مایوس ہو گئے۔ کہ یہ ہماری سلطنت کیسے بحال کر سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کو دکھ دیئے۔ اور ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھا دیا۔ تاکہ ملعون ٹھہرایا جائے۔ (گلتیوں ۳/۱۳) مسیحیوں اور یہودیوں کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے۔ حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے۔ وہ صلیب پر ہرگز نہیں مرے۔ اور سیاحت کرتے ہوئے کشمیر آئے۔ "ابھی اور بھی بھیڑوں کو جمع کرنا ہے" (یوحنا ۱۰/۱۶) اور ۱۲۰ برس کی عمر پاکر سری نگر محلہ خانیار میں دفن ہوئے۔ جہاں اب تک قبر موجود ہے۔

(۱) تفسیروں اور تاریخوں کی رو سے حضرت مسیح صرف چند گھنٹے صلیب پر رہے۔ دیکھو تفسیر متی ص۲۷۲ از ڈاکٹر سٹینٹن صاحب مترجمہ پادری طالب دین صاحب بی۔اے (یعنی ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک تین گھنٹے)

(۲) "مسیح کو دوبارہ دیکھا" خداوند کو مردوں سے جی اٹھنے کے بعد دیکھا۔ صفحہ ۷۸۔

"حیات المسیح" ص۲۲۸ میں لکھا ہے۔ کہ وہ ۵ گھنٹے سے زیادہ صلیب پر نہ رہا۔

(۳) پھر صفحہ ۲۲۶ پر لکھا ہے۔ صلیب کی موت میں بڑی قباحت تھی۔ کہ مصلوب دو دو تین تین دن تک صلیب پر کراہتا رہتا۔ اور مرتا نہیں تھا۔ کلیسیا میں شروع سے ہی یہ خیال چلا آیا ہے۔ کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ بلکہ غش کی حالت میں ہو گیا تھا۔ دیکھو احسن الاذکار ص۱۱۳ از ڈاکٹر سمتھ صاحب "سرد قبر اور تیز خوشبودار مصالحوں کی مدد سے وہ موت نما غش سے ہوش میں آگیا"۔ ص۱۱۳ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ صلیب پر نہیں مرا۔ زبور ۲۲ ت ۳۵ ت ۱۷ و ۹۱ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

(۴) متی ۲۶ / ۳۶ تا ۴۲ مسیح ساری رات دعا کرتے ہیں۔ "اے میرے باپ۔ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے"۔ اور عبرانیوں ۵/۷ لکھا ہے۔ اس نے اسی سے دعائیں کیں۔ اور خدا ترسی کے سبب "اسکی سنی گئی"۔ لکھا ہے۔ "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں۔ جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اسکی سنی گئی"۔ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اسکی دعا قبول ہوئی۔ اور موت کا پیالہ ٹل گیا۔

(۵) یسعیاہ ۵۳/۱۰۔ "اسکی عمر دراز ہوگی۔ اور خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی"۔

(۶) متی ۱۲ / ۳۹ تا ۴۰ "اس نے جواب دیکر ان سے کہا۔ اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائیگا۔ کیونکہ جیسے یوناہ نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا"

(۷) پیلاطوس کا تعجب کرنا کہ وہ اتنی جلدی مر گیا۔ مرقس ۱۵/۴۴۔ مسیح کی ہڈیاں نہ توڑی جانا یوحنا ۱۹/۳۳ پہلو چھید نے سے خون نکلنا۔ یوحنا ۱۹/۱۲) حواریوں سے ملنا اور زخم دکھانا یوحنا ۲۰/۲۵ تا ۲۷ مرہم عیسیٰ دوا کا بننا (جس کا ذکر طب کی کتب میں ہے۔ جس سے آپ کے زخم درست ہوئے۔ ساری رات رو رو کر دعا کرنا (متی ۲۶/۳۹) سے صاف ثابت ہے۔ کہ وہ صلیب پر ہرگز نہیں مرے۔ (محمدؐ ابراہیم از قادیان)

"دی احمدیہ بنگالی کلب" کا افتتاح

۱۱ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مہمانخانہ میں جناب حافظ سید مختار احمدؐ صاحب شاہجہانپوری کے کوارٹر میں "دی احمدیہ بنگالی کلب" کا افتتاح جناب خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ایم۔اے کے زیر صدارت عمل میں آیا۔

اس کلب کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ دارالامان میں جو بنگالی طلباء دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ ان میں اخوت پیدا کی جائے۔ اور بنگالی زبان کو ان میں رائج کیا جائے۔ تا وہ پنجاب میں رہ کر اپنی مادری زبان بھول نہ جائیں۔ اور اپنی تعلیم دینی کو مکمل کرنے کے بعد صوبہ بنگال کے لئے اچھے مبلغ ثابت ہوں۔ اس جلسہ میں علاوہ بنگالی لڑکوں کے جناب حافظ سید مختار احمدؐ صاحب نے بھی تقریر کی۔ جس میں بنگالی لڑکوں کو قیمتی نصائح کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے چند نصائح کیں۔ اس جلسہ میں کثرت رائے سے محمدؐ اشرف حسین صاحب ابن ابوالحسن صاحب بنگالی کو پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ اور خاکسار کو سیکرٹری اور یہ تجویز پاس کی گئی۔ کہ اس کلب کا ہفتہ وار اجلاس ہر جمعۃ المبارک کو بعد نماز جمعہ ہوا کرے۔ اس کلب کا دوسرا جلسہ ۱۸ مئی بعد نماز جمعہ بر مکان خانبہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ایم۔اے زیر صدارت چودھری صاحب موصوف منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بعض بنگالی لڑکوں نے بنگالی زبان میں تقریریں کیں۔ ماسٹر عبدالرحمٰن خاں صاحب بنگالی نے نصائح کیں۔ نیز مولوی ابوالخیر محمدؐ محب اللہ صاحب واقف زندگی نے تقریر کی۔ اور آخر میں صدر صاحب نے چند ضروری باتوں کی طرف بنگالی لڑکوں کو توجہ دلائی۔ سفیر الدین بنگالی (مدرسہ احمدیہ) سیکرٹری

وصیتیں

(نوٹ) وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۱۷۵ ۔ محمد حفیظ بقاپوری ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم جالپ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بقاپور ڈاکخانہ واندڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد تقریباً اڑھائی گھماؤں واقع بقاپور مالیتی ۷۵۰/- روپے ہے اور دس مرلہ زمین واقعہ دارالسعۃ قادیان قیمت خرید ۱۲۵/- روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری ماہوار آمد مبلغ ۳۵ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد حفیظ مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ گواہ شد: شریف احمد امینی مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد غلام حسین بی اے بی ٹی مدرس مدرسہ احمدیہ۔

نمبر ۸۲۸۱ منکہ محمد عثمان ولد امام دین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ کمہار عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد بیس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد عثمان دارالعلوم۔ گواہ شد: حسین احمد موصی رائے پور ضلع سیالکوٹ گواہ شد: علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۶۳۵ منکہ صوفی فضل الٰہی ولد صوفی کریم الٰہی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۶/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان واقعہ دارالبرکات قادیان ہے۔ جس کی قیمت چھ ہزار ہے۔ میری ماہوار آمد ۷۰/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر ادا کروں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد (صوفی) محمد فضل الٰہی محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد عزیز احمد۔ گواہ شد۔ عبدالواحد خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میرٹھ گواہ شد:۔ مبارک احمد خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ۱۳۱ تنگہ خیر نگر دروازہ میرٹھ

نمبر ۸۱۰۶ منکہ محمد صادق ولد نواب خاں صاحب قوم بھٹ عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ملکیت اس وقت ۸ کنال قیمتی ۸۰۰/- روپے ہے۔ اور ایک بھینس قیمتی ۲۰۰/- جس کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں اور بیل ہے ایک جس قیمتی ۸۰۰/- روپے کا ۱/۲ حصہ اور مکان کا ۱/۶ حصہ قیمتی ۱۰۰/- اس وقت ۲۰۰۰/- روپیہ کی زمین میرے پاس رہن ہے کل جائداد ۳۱۳۳/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد صادق موصی۔ گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۱۸۸ منکہ احمد الدین ولد راج ولی صاحب قوم مغل پیشہ پشتر عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میری اس وقت پنشن ماہوار مبلغ ۶/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد احمد الدین پنشنر گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مستری احمد دین

نمبر ۸۱۹۰ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قوم انصاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر ۲۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ امۃ اللہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ۱۲/الیف دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ ماسٹر عبدالرحمٰن منشی فاضل خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۰۴ منکہ غلام محمد ولد میاں ضیاء الدین صاحب قوم باقندہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن کھما چوں ڈاکخانہ ننگہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۳/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ دو مکان خام واقع کھما چوں قیمتی دو سو پچاس اور قادیان دارالامان میں دس مرلہ واقعہ دارالضعفاء قیمتی ۲۰۰/- روپے۔ اور شہر لدھیانہ میں پانچ عدد دکانات پختہ اور ایک کے اوپر چوبارہ پختہ ہے۔ انکی قیمت دو ہزار ہے۔ کاروبار پر نقد ۲۰۰/- روپیہ لگا ہوا ہے۔ جس کی مجھے بالکل معمولی اور غیر معین آمدنی ہے۔ چونکہ میرے لڑکے غلام احمد کی وجہ سے ہے۔ میں بوجہ کمزوری کے کاروبار خود نہیں کر سکتا، اور میرا گزارہ میرے لڑکے کے ذمہ ہے۔ تاہم میں ۸/- ماہوار بمد حصہ وصیت ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنی تمام مذکورہ بالا جائداد منقولہ و غیر منقولہ مبلغ دو ہزار چھ سو پچاس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فضل دین۔ گواہ شد محمد الدین کلرک نظارت تعلیم و تربیت۔

نمبر ۸۱۹۳ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ مولوی محمد عبدالمجید صاحب قوم جٹ کھوکھر عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد سوائے حق مہر مبلغ دو صد روپیہ کے اور کوئی جائداد نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو جائداد آئندہ پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ حمیداں بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد:۔ محمد عبدالمجید خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۲۳ منکہ عائشہ بی بی زوجہ مستری عبدالعزیز صاحب قوم بھٹی عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر ۲۰۰/- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ عائشہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز خاوند موصیہ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۶۷۰۶ منکہ ابراہیم نمبردار ولد چودھری رحمت اللہ صاحب قوم آرائیں پیشہ زمینداری عمر اکتالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن بھبیلہ ڈاکخانہ ڈھڈیاں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۴/۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زمین قابل کاشت چاہی و بارانی ۵ گھماؤں خام ہے جس کے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ میرا حقیقی بھائی اسمٰعیل ہے۔ اس زمین کی موجودہ قیمت دو ہزار روپیہ ہے میرا نصف حصہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان رہائشی خام جو میری ملکیت ہے قیمتی ۲۵۰/- مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ ابراہیم نمبردار بھبیلہ ریاست کپورتھلہ گواہ شد۔ ابراہیم ولد نور الٰہی بھبیلہ گواہ شد:۔ علی محمد سکنہ بھبیلہ

اُردو انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں - اُردو ۔ ۔ ۔ ۱
ملفوظات امام زمان اُردو ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
ہر انسان کو ایک پیغام - اُردو تیلگو - گجراتی - /۴ ۔ ۔
دنیا کا آئندہ مذہب - انگریزی ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
نماز مترجم با تصویر انگریزی - اردو ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
تمام جہان کو آسمانی پیغام انگریزی ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کارنامے و خصوصیات جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں - انگریزی ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
پیغام صلح وغیرہ انگریزی ۔ ۔ ۴ ۔ ۔
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں - اردو - گجراتی - تیلگو ۔ ۔ ۲ ۔ ۔
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ اردو انگریزی ۔ ۔ ۲ ۔ ۔
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعام - اردو - انگریزی ۔ ۔ ۲ ۔ ۔
اسلام کا تعلیم انسان زندگی اردو - انگریزی ۔ ۔ ۱ ۔ ۔
معہ محصول ڈاک

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

معجون عنبری

دماغی کمزوریوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے مجھے اسقدر رغبتی ہے کہ بہترین سیر بھر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور کرنا ہے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دے گی فی شیشی چار روپے

مولوی حکیم ثابت علی (پنجز بان) محمود نگر ۵ لکھنؤ

سرمہ رحمانی

سرموں کا سرتاج ہے

سرمہ رحمانی بینائی کے تمام نقائص کو دور کر کے آنکھوں کو ہر قسم کے عوارض سے محفوظ کر دیتا ہے ہمارا دعویٰ ہے - سرمہ رحمانی کے استعمال کے بعد آپکو کسی سرمہ کی تلاش باقی نہیں رہیگی انشاء اللہ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے علاوہ محصول ڈاک - نمونہ کے لئے ۲ آنے کے ٹکٹ ارسال فرمائیں

دواخانہ محافظ صحت قادیان

ہمدم نسواں

(حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ)

اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

احمدی سوداگران جفت کو ضروری اطلاع

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ و شوز لیڈیز و جنٹس و نیز بچوں کے جوتے کنٹرول ریٹ پر تیار رہتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین احمدی کولمبو شو مینوفیکٹری ۱۸ جسونت بلڈنگ آگرہ

بواسیر

حفظم کی خونی و بادی - ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی کامیاب دوا ثابت ہوئی ہے۔

قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ گردہ اور مثانہ میں درد - پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا یا مثانہ میں پیپ - پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے

قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ :- **دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان**

سرمۂ نور رجسٹرڈ

کیا آپ بھی اپنے عزیزوں کو ---- کیوں مشہور ہے

اس کے مقوی اجزا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء - ڈاکٹر - رؤساء - امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ قیمت تولہ دو روپے ---- چھ ماشہ ایک روپیہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فی صدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دینگی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا - اور دانت نکلنے کی تکلیف بے چینی اور لاغری - قے - پیچش - کھانسی - سوکھا - بخار - قبض - نیند نہ آنا کمی خون کیلئے بیحد مفید ہے گرائپ واٹر اور دیگر ادویات سے بڑھ کر ثابت نہ ہو تو ہم ذمہ دار - اس کا استعمالی وزن کو بڑھاتا اور چہرہ کو گلاب کے پھول کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار دانتوں کو بلا کی طرح دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے

قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲/

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم بامسمیٰ - ناطاقتی اعصابی کمزوری کو دور کر کے نشہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے نوٹ آزمایا ہوا ہے پانچ روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

پیٹ درد - نفخ - بدہضمی اور کمزوری معدہ کیلئے بہترین چیز ہے قیمت اونس آٹھ آنے

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے خوراک چاول تا ایک رتی - تولہ پانچ روپے فی ماشہ ۲ آنے ۸/

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور رجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو - تو حب اکسیر جوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج ہے خوراک ایک ماہ تین روپے

حب فولادی

کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی - اور فولادی قوت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے - عجیب چیز ہے - دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے ایک بار ضرور استعمال کیجئے - قیمت ساٹھ گولی تین روپے

حب جواہر

ان معرکتہ الآرا گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا تمام امراض معدہ - جگر اور تلی میں تیر بہدف - نفخ - پیٹ درد - باؤ گولا - بھوک کی کمی - پیچس اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں۔ چہرے کی زردی کو دور کر کے بشاشت اور حسن پیدا کرتی ہیں آلات غذائیہ غذا کو ہضم کر کے خون پیدا کرنے میں زیادہ تعریف فضول ہے - یوں سمجھیے یہ گولیاں طب یونانی کا نچوڑ ہیں اور دائمی قبض کیلئے نعمت غیر مترقبہ - قیمت فی درجن بہتر گولیاں ایک روپیہ

روغن عنبری

جادو ہے جادو بیرونی مالش سے ہی جس سے اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں - بالکل بے ضرر دوائی ایجاد ہے فی شیشی دو روپے

سیلان الرحم

مستورات کی سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا نہایت مجرب علاج ہے قیمت دو روپے

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا - درد - نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر گوش

کان کی پھنسی - درد - بہراپن - کھجلی - پیپ آنا وغیرہ - غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

حب مروارید

ضعف دل - کمی خون - ماعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے صرف چند دن ایک گولی صبح اور ایک شام استعمال کریں - دل کو طاقتور بناتی اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے یہ صدری نسخہ اور بارہا آزمودہ ہے تولہ - ایک روپیہ

اکسیر طحال

تلی کا درد - ورم - سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے - قیمت صرف اڑھائی روپے

ہر مرض کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جاتا ہے جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ۲ آنہ چاہئیں -

ملنے کا پتہ :- **مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب**

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے ایک اعلان کے ذریعہ جاپانیوں کو خبردار کیا ہے۔ کہ ایک بڑا اتحادی بیڑا جاپانی سمندر میں چکر لگا رہا ہے۔ اور اس کے پیشِ نظر کوئی بڑی سکیم معلوم ہوتی ہے۔ اس بیڑہ کے مدنظر کوئی سکیم ہو۔ یا نہ ہو۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جاپانی بے بس ہیں۔ اور اس سکیم پر عمل کرنے سے روک نہیں سکتے۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ مشرق بعید کے سمندر میں ۱۵ جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اور ۱۶ کو نقصان پہنچایا گیا۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ جاپانیوں نے اوکی ناوا کے قریب اتحادی جہازوں پر ہوائی جہازوں سے بمباری کرنے کی کوشش کی۔ مگر ۲۵ جہازوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پہلی امریکن فوج یورپ سے بحرالکاہل کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جاپان پر جلد زبردست حملہ ہونے والا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ فوچاؤ کی چھاؤنی پر چینیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے اس کے آس پاس کے بڑے علاقہ کو جاپانی خالی کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ کینیڈا کے وزیر بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کینیڈا کے سات جنگی جہاز جاپان کے خلاف جنگ میں شریک ہوں گے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ یورپ کی جنگ کو ابھی ختم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہے۔ مگر کئی ایسے نازک اور اہم مسئلے ہیں۔ جن سے بڑی طاقتوں کے تعلقات مخدوش ہو جانے کا خطرہ ہے۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں مالوٹوف نے رومانی جذبات اور اقتدار کی سیاست کو گڈمڈ کر دیا ہے۔ آپ نے اس موضوع پر بڑی چرب زبانی سے کام لیا۔ کہ پولینڈ کو جس کی آزادی کے لئے جنگ لڑی گئی ہے۔ کانفرنس میں شمولیت سے محروم رکھا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روس اور اتحادیوں کے تعلقات کشیدہ ہو چکے ہیں۔ روس کا ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۵ء میں زاویہ نظر آج کے زاویہ نظر سے مختلف تھا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ جنرل بور نے جو پولینڈ کی لنڈنی حکومت کی طرف سے وارسا کی بغاوت تک پولش فوجوں کے کمانڈر انچیف تھے۔ ایک بیان میں کہا۔ ہم روس اور پولینڈ کے درمیان سمجھوتہ کے خواہشمند تھے۔ لیکن یہ المناک واقعہ ہے۔ کہ ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اگرچہ جرمنی پر فتح حاصل کی جا چکی ہے۔ لیکن پولینڈ کو آزادی نصیب نہ ہوئی۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ جاپان نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء کو بھرتی کرنے کا اعلان ہو گیا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے اڑھائی کروڑ طلباء کو جاپان کے دفاع کے لئے بھرتی کیا جائیگا۔ اس حکم کا جاپان کے تمام تعلیمی اداروں پر اطلاق ہوگا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ ہٹلر کی موت کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ روسی اسکی موت کے متعلق کھلم کھلا شک کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر کسی زمین دوز مقام پر یا کسی غیر جانبدار ملک میں پہنچ چکا ہے۔ اس سلسلہ میں ارجنٹائن اور آئرلینڈ پر شبہ کیا جا رہا ہے۔ اس شک کو اس خیال سے تقویت پہنچتی ہے۔ کہ بیسیوں نازی لیڈر اپریشن کے ذریعہ اپنی شکلیں تبدیل کر کے فرار ہو گئے۔ ہٹلر کے متعلق بھی شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپریشن کی مدد سے اپنی شکل تبدیل کر لی ہے۔ اور بھاگ گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ شام اور لبنان کی گورنمنٹوں نے ایک مشترکہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ وہ فرانسیسی ڈیلیگیٹ جنرل سے مزید بات چیت نہیں کرینگی۔ اور صورت حالات کی تمام ذمہ واری فرانسیسی گورنمنٹ پر ڈال دینگی۔

بلیک پول ۲۲ مئی۔ لیبر پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مسٹر چرچل کی یہ تجویز نامنظور کر دی ہے۔ کہ جاپان کی جنگ کے بعد بھی موجودہ کولیشن گورنمنٹ کو جاری رکھا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنرل انتخابات لقینی ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ دشمن کے بیڑے نے جو چار طیارہ بردار چھ جنگی جہازوں دس کروزروں اور ۲۲ تباہ کن جہازوں پر مشتمل تھا۔ اصل جاپان کے جنوبی جزیرے کیشو پر گولہ باری کی۔

ٹریسٹ ۲۲ مئی۔ مارشل ٹیٹو نے اتحادیوں سے درخواست کی ہے۔ کہ آسٹریا میں مختلف طاقتوں کے علاقوں کا تعین کرتے وقت کارنتھیا میں یوگوسلاویہ کی فوج کا خیال رکھا جائے۔ روس نے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ اخبارات جن پر مارشل ٹیٹو کا کنٹرول ہے۔ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ٹریسٹ کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانیوں کی طرف سے صلح کی پیشکش اس لئے کی گئی تھی۔ کہ انہیں ڈر ہے۔ کہ کہیں روس ان کے خلاف اعلانِ جنگ نہ کر دے۔ گو جاپانی حلقوں نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ مگر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک بڑے جاپانی ڈپلومیٹ نے صلح کی خواہش اس شرط پر کی ہے۔ کہ جاپانی بادشاہ کی جان کی حفاظت کی جائے۔ اور جاپانی شکست کے بعد اسے کچھ نہ کہا جائے۔

بیروت ۲۲ مئی۔ دارالسلطنت میں گذشتہ تین دن سے دکانیں بند ہیں۔ لبنان کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے فرانس کے تازہ اقدام پر زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ فرانسیسی اپنی فوجوں کے بل بوتے پر ہمیں کچلنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ ان کی فوجیں ہمارا سر کچل سکتی ہیں۔ ہمیں تباہ کر سکتی ہیں۔ لیکن اب ہمیں غلام نہیں رکھ سکتیں۔

پیرس ۲۲ مئی۔ برطانوی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برلن کو دوبارہ جرمنی کی راجدھانی نہیں بنایا جائیگا۔ برلن کو فوجی یا سیاسی مرکز بھی نہیں بننے دیا جائیگا۔

لاہور ۲۲ مئی۔ سونا ۸/۵/۷ چاندی ۱۲۹/- پونڈ ۵۰/- روپے۔

امرتسر ۲۲ مئی۔ سونا ۸/- ۷ روپے چاندی ۱۲۹/- روپے پونڈ ۵۰/- روپے۔

یروشلم ۲۲ مئی۔ یروشلم کی برطانوی پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند دن سے فلسطین میں ٹیلیفون۔ پبلک جائیدادوں اور ذرائع رسل و رسائل پر حملوں کی وارداتیں پھر سے شروع ہو گئی ہیں۔ اور فلسطین کی آبادی کا کچھ حصہ ابھی تک بدامنی پھیلانے میں دلچسپی لے رہا ہے۔ حیفہ میں تین مردوں اور ایک عورت کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ بارود سے بھرے ہوئے ٹرک لے جا رہے تھے۔ ایک اور مقام پر نارنگیوں کے ڈھیر تلے سے بم برآمد کئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۲ مئی۔ امریکن وزارت خارجہ کی پالیسی کمیٹی نے ہند چینی کی فرانس کو واپسی کے بارے میں اپنی رپورٹ میں یہ سفارش کی ہے۔ اس بارے میں نہ صرف یہ ضروری ہے۔ کہ فرانس کے اتحادیوں کی رائے کو وقعت دی جائے۔ بلکہ فرانسیسی نوآبادیات کے باشندوں کی خواہشات کو بھی مستقبل قریب میں فرانسیسی نوآبادیات کو سیاسی طور پر خودمختاری دی جائیگی۔ امریکن وزارت خارجہ کی پالیسی کمیٹی ہند چینی کو جس کی آبادی فرانس کی آبادی کا ۱/۲ ہے۔ فرانس کے رحم پر چھوڑنے کو تیار نہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ اتحادی فوجوں کی سپریم کمانڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن قیدیوں کے کچھ گروپوں کو چھوڑنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ جرمن عورتوں کے کچھ گروپوں کو بھی چھوڑا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ لبنان اور فرانس میں مزید فرانسیسی فوج آ جانیکی وجہ سے فرانس کے ساتھ مصالحت کی گفتگو ختم ہو گئی ہے۔ حکومت شام نے فرانس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ عراق کے وزیر اعظم نے فرانسیسی کارروائی کی مذمت کی ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ ہم شام اور لبنان کے پروٹسٹ کی حمایت کرتے ہیں۔ عرب لیگ کے سیکرٹری نے بھی فرانس کو برا بھلا کہا ہے۔

سان فرانسسکو ۲۲ مئی۔ ہندوستانی ڈیلیگیشن کے ایک ممبر ڈاکٹر طامس نے ہندوستان کے متعلق ایک اقتصادی سکیم تجویز کی ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے سے نہ صرف ہندوستان کی معاشرتی حالت بلند ہو جائیگی۔ بلکہ دنیا پر بھی اس کا اچھا اثر پڑیگا۔ انہوں نے کہا۔ ہندوستان کی آمدنی بہت تھوڑی ہے۔ اور رہن سہن بھی اچھا نہیں۔ ہندوستان میں دنیا کے ۲۰ فی صدی لوگ بستے ہیں۔ مگر تجارت میں اس کا ۵ فیصدی بھی حصہ نہیں۔ اس سکیم پر عمل